سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

نمبر ۳۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

نمبر ۳۲ — سلسلۃ الجدید جلد ۲

رہ جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۸ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۴ ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۹ ۔ اگست ۱۹۰۶ ع

گر چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ عسہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب ۳ بعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

لوکل ۔۔ کا انتظام ۔۔ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمده از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکراں مورد لعن خدا ست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما از قدرت خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۶ء - دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے پھر الہام ہوا -

اِنّی اُحافظُ کلَّ من فی الدار

ترجمہ - میں حفاظت کرنیوالا ہوں اُن سب کی جو دار میں ہیں -

(۲) - اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدم

ترجمہ - میں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا -

۵ - اگست ۱۹۰۶ء - دن کیوقت یکدفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہوگیا اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا اور سخت درد ہوتی تھی خیال گزرا کہ یہ فالج کی قسم نہ ہو تب دُعا کی گئی تو الہام ہوا -

(۱) اِنّ اللّٰہ علیٰ کلِّ شیءٍ قدیر

(۲) اِنّ اللّٰہ لا یُخزی المؤمنین

ترجمہ - خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کرتا - اور ابھی صبح نہیں ہوئی تھی - کہ خارق عادت طور پر صحت کلی ہوگئی -

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک -

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اس ہفتہ میں علیل رہی - مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت آرام ہے

اس ہفتہ میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب و برادر محبوب عالم صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی و میاں نبی بخش صاحب و محمد علی اشرف صاحب لاہور سے و میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے اور بعض دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمتمیں حاضر ہوئے -

میر حامد شاہ صاحب - کتبہ سیالکوٹ سے لائے جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر نصب کیا جائے گا - اس پر حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ نظم درج ہے -

مدرسہ تعلیم الاسلام ۴ - اگست ۱۹۰۶ء بروز شنبہ کھل گیا - مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ماسٹر عبد الرحیم صاحب وغیرہ دیگر استاد صاحبان اور اکثر طلباء جو ایام رخصت میں باہر گئے ہوئے تھے واپس آگئے - بعض طلباء تاحال واپس نہیں آئے ان کے والدین کو چاہیے کہ بہت جلد ان کو قادیان روانہ کردیں تاکہ ان کی تعلیم کے کام میں حرج نہ ہو امتحان کے دن بہت قریب آرہے ہیں -

مولوی احمد نور صاحب شاگرد مولوی عبد اللطیف صاحب اپنی شادی کی تقریب پر جہلم تشریف لے گئے ہیں شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اور منشی ظفر احمد صاحب مولوی احمد نور کے ساتھ گئے ہیں -

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب بدر - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - مجلس ناظم التعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ کل روپیہ بورڈنگ کے طلباء کا بجائے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام کے ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے نام آیا کرے اور ہیڈ ماسٹر یہ روپیہ حضرت مولوی نور الدین کے پاس جمع کرا دیا کرے اور حسب ضرورت مولوی صاحب موصوف سے روپیہ لے کر خرچ کیا جایا کرے - آپ از راہ مہربانی بذریعہ اخبار اس نئے انتظام سے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء کے سرپرستوں کو مطلع کردیں تا وہ آیندہ ہیڈ ماسٹر کے نام روپیہ بھیجا کریں

شیر علی - ہیڈ ماسٹر - عفی اللہ عنہ -

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چونکہ چند اشعار میں نے تصنیف کئے ہیں امید کہ آپ کے اخبار صداقت آثار میں بعد اصلاح شائع فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں گے۔

اشعار مدحیہ در شان امام زمان سلمہ الرحمان

تاثیر کیا ہی میرزا تیرے سخن میں ہے
آب حیات تیرے ہی گویا دہن میں ہے
تشبیہ کس سے دوں دُر دندان کو تیرے
اب قدر اک ذرہ نہ دُرِّ عدن میں ہے
جو لوگ تیرے در پہ ہیں کہتے ہیں رات دن
یہ کیسی جا ہے اس کی نہ لذت وطن میں ہے
ہندوستان کا رتبہ بڑا تیرے فیض سے
اب اس کو فخر سارے زمین و زمن میں ہے
حاضر ہیں تیرے در پہ ہر اک فن کے استاد
اب تاب ان کو ناز پہ اک علم و فن میں ہے
تیرا وجود راہ ہدایت کا ہے چراغ
وہ نبیؐ ظہور تیرے پاک تن میں ہے
وحدت کے باغ کا تو عجب ایک پھول ہے
مانند تیرے گل نہیں باغ و چمن میں ہے
کس طرح تجھ کو دیکھوں یہی فکر ہے مجھے
ہے زر نہ میرے پاس نہ طاقت بدن میں ہے
جو خاکپائے خادم مہدی ہے بالیقین
اس کا بھی ذکر ہوتا ہر اک انجمن میں ہے

عریضہ نیاز
سید رسول بخش احمدی - المتخلص خاکپا - مدرس مدرسہ پیرگنگ
ضلع پوری (اوڑیسہ)

دعا مدد - برادرم محمد اکرم صاحب از جانگیریاں اپنے لڑکے غلام احمد کے واسطے صحت کے لئے دعا کی درخواست احباب احمدیہ کی خدمت میں کرتے ہیں۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

نور الدین - مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب جو بعد تصحیح دوبارہ امرتسر میں طبع ہوئی ہے - آریوں کے رد میں قیمت ۸
تفسیر سورہ جمعہ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۲

ڈائری

القول الطیب

فرمایا۔ میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دعا اپنے انتہائی نقطے کو حاصل کرلے۔ تب ضرور اس کے متعلق کچھ اطلاع دیجاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جب انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی دعا قبول کرتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ خدا تعالیٰ اپنی بات منواتا ہے۔ دو دوستوں کی آپس میں دوستی کے قائم رہنے کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ کبھی اس نے اس کی بات مان لی اور کبھی اس نے اس کی بات مان لی ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہمیشہ ایک ہی دوسرے کی بات مانتا رہے اور وہ اپنی بات کبھی نہ منوائے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ ہمیشہ اس کی دعا قبول ہوتی رہے اور اسی کی خواہش پوری ہوتی رہے۔ وہ بڑی غلطی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے قرآن شریف میں دو آیتیں نازل فرمائی ہیں۔ ایک میں فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم۔ تم دعا مانگو۔ میں تمہیں جواب دوں گا دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع - الخ۔ یعنی ضرور ہے تم پر قسما قسم کے ابتلاء پڑیں اور امتحان آئیں اور آزمائشیں کی جاویں تاکہ تم انعام حاصل کرنیکے مستحق ٹھہرو۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ استقامت اختیار کرتے ہیں خدا ان کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دعا کے بعد کامیابی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا مصلحت الٰہی کوئی دوسری صورت پیدا کرے ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالیٰ کی طرف سے مل جاتا ہے۔ ہمنے کبھی نہیں دیکھا کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک جو ضروری ہے تضرع کی جاوے اور پھر جواب نہ ملے۔

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہوسکتا جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام میں کروں گا تو یہ تلوار میرے سر میں لگے گی پھر وہ کس طرح وہ کام کرسکتا ہے۔ اس کو یقین ہے۔ کہ وہ تلوار اس کو دکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے۔ تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہیں کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے جب ۴ر اپریل کا زلزلہ آیا۔ تو ہمارے عزیز محمد اسماعیل میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تھا۔ جب زلزلہ آیا۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا۔ لیکن جب زلزلہ گذر گیا اور ہوش ٹھکانے لگے۔ تو پھر کہنے لگا۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں نے رام رام کہا۔ خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دے دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ دن دنیا کے واسطے ایک غیر معمولی دن ہوگا جس سے لوگ جان لیں گے۔ کہ خدا موجود ہے۔ لوگ شیطانی خیالات میں ایسے بڑھے ہوئے ہیں کہ ایک قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہتے مگر خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے تو وہ ایسی ہیبت ڈالدیتا ہے کہ لوگ تمام بدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جب تک خدا کسی کو نہ کھینچے وہ کس طرح کھینچا جاسکتا ہے ہمارا بھروسہ تو صرف خدا پر ہے وہ قوم جو ہم کو کافر کہتی ہے۔ اس سے ہم امید ہی کیا کہہ سکتے ہیں۔ خدا ہی سچا بادشاہ اور سچا حکمران ہے جب تک کہ آسمان پر کچھ نہیں ہوتا زمین پر کچھ نہیں ہوسکتا۔

فرمایا۔ طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے۔ کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے۔ کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے بیماری کے وقت چاہیئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنیوالا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔

یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب جن کی بیوی کل شام کو فوت ہو چکی ہے۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ اب آپ صبر کریں تاکہ آپ کے واسطے ثواب ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کی خدمت بہت کی ہے باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونے والا ہے مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے

لعزر والا واقعہ ہم اس جگہ انجیل میں سے نقل کر دیتے ہیں اور وہ اس طرح سے ہے:۔

"ایک دولت مند تھا جو لال اور مہین کپڑے پہنتا تھا اور روز روز شان و شوکت سے عیش کرتا تھا اور لعزر نام ایک غریب آدمی جو ناسور سے بھرا تھا۔ جسے اس کی ڈیوڑھی پر ڈال جاتے تھے اور وہ آرزو رکھتا تھا کہ ان ٹکڑوں سے جو دولتمند کی میز سے گرتے تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے آ کے اس کے گھاؤ چاٹتے تھے اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے اسے لے جا کے ابرہام کی گود میں رکھا اور دولت مند بھی موا اور گاڑا گیا اس نے دوزخ کے درمیان عذاب میں ہو کے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابرہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو۔ اور اس نے پکار کے کہا کہ اے باپ ابرہام مجھ پر رحم کر اور لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی سے بھگو کے میری زبان ٹھنڈی کرے کیونکہ میں اس لَو میں تڑپتا ہوں۔ تب ابرہام نے کہا کہ اے بیٹے یاد کر کہ تو اپنی زندگی میں اپنی چیزیں لے چکا اور لعزر بری چیزیں۔ سو اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے اور ان سب کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا ٹھہرایا گیا ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہارے پاس جایا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے لوگ جو وہاں ہیں۔ اس پار ہمارے پاس آ سکتے۔ تب اس نے کہا پس اے باپ تیری منت کرتا ہوں کہ تو اسے میرے باپ کے گھر بھیج۔ کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں۔ تاکہ ان پر گواہی دیوے۔ ایسا نہ ہو کہ وے بھی اس عذاب کی جگہ میں آویں۔ ابرہام نے اسے کہا کہ ان کے پاس موسیٰ اور نبیاء ہیں چاہئے کہ وے ان کی سنیں۔ اس نے کہا نہیں اے باپ ابرہام پر اگر کوئی مُردوں میں سے ان کے پاس جاوے تو وے توبہ کریں گے۔ اس نے اسے کہا کہ جب وے موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنتے۔ تو اگر مُردوں میں سے کوئی اٹھے۔ تو اس کی نہ مانیں گے۔"

نماز میں دعا

نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہئے کیونکہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورہ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں۔ لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دعا کی جاوے۔ نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں نماز خود دعا ہے۔ دین و دنیا کے تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہئیں۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح۔ سجدہ میں بعد تسبیح۔ التحیات کے بعد۔ کھڑے ہو کر رکوع کے بعد۔ بہت دعائیں کرو تاکہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہئے کہ دعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہ جاوے ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔ دعا ایک علاج ہے۔ جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

اخویم مولانا مولوی مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ متکلف خدمت ہوں کہ براہ مہربانی چند سطور درج اخبار صداقت آثار فرما کر مشکور فرماویں۔

۱۔ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پندرہ یوم سے بمبئی کے شفاخانہ میں مامور ہے۔ بمبئی میں آتے ہی اس نے بڑا شور و شر برپا کیا۔ لیکچر حضرت اقدس کی مخالفت میں بیان کرنے شروع کئے۔ لوگوں کو اپنے رسالے دکھلائے اور زبانی اپنے عقائد بیان کئے اور مسجد میں امامت کرانے لگے جس کا نتیجہ یہ سنا گیا۔ کہ وہ۔

لوگوں نے تقریباً دس یوم کے بعد ڈاکٹر صاحب کو تنگ کیا بایں وجہ کہ آپ صریح طور پر رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بایں طرز انکاری ہیں کہ بغیر رسالت آں حضرت کے نجات مل سکتی ہے۔ جس کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ دیا کہ جب میں مرزا صاحب کی مخالفت میں تحریریں لکھ رہا تھا۔ مخالفت نے مجھے اس امر پر توجہ نہ کرنے دی اور یہ غلطی واقعی مجھ سے ہوئی میرا نجات کی نسبت یہ عقیدہ نہیں ہے۔ جو میں نے اپنے رسالہ جات میں شائع کیا ہے۔ عجیب عقائد ہیں جو نت نئے گھڑے جاتے ہیں۔

اب میں نجات کے بارے میں سابقہ تحریر کے برخلاف لکھ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب کو چاہئے کہ وہ پھر اور نکالیں اور جس طرح چاہیں مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کے برخلاف تحریریں لکھیں مگر وہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ تھوڑے دنوں میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور اب تو آں حضرت سے انکاری ہیں اگر اب بھی تفاسیر فروخت نہ ہوئیں تو بہتر ہے کہ خدا سے انکاری ہوں گر سلسلہ الٰہی اور ربانی سلسلہ کو کچھ بگاڑ نہیں سکتے افسوس کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب کے ان عقائد پر کہ بوجہ نہ فروخت ہونے تفاسیر کے مرزا صاحب کے مخالف ہوئے اور مرزا صاحب کی مخالفت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور اب چند وجوہات سے اپنے عقیدہ نجات کو روزانہ بدلتے ہیں ناظرین خود فرماویں کہ یہ لیاقت و علمیت اور ایمان ڈاکٹر صاحب میں موجود ہے۔ تس پر ملہم ہونے کا دعویٰ اور ڈاکٹر صاحب کے لیکچروں کا یہ اثر ہوا کہ چھوٹے سے قصبہ بمبئی میں سے جہاں حضرت اقدس کا ذکر اذکار بہت کم تھا وہاں بہت سے لوگ تحقیق کے درپے ہو گئے چنانچہ آج ہی ایک شخص برکت علی صاحب ملک بمبئی بند و بست نے حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے ہم نہایت مشکور ہیں کہ ان کی اس چھیڑ چھاڑ سے سلسلہ حقہ کی عمدہ تائید ہوئی ہے اور امید ہے کہ عنقریب اور بہت سی نیک روحیں بمبئی سے حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوں۔ اب ڈاکٹر صاحب قیاس کریں کہ ان کا دعویٰ دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ خاکسار قدرت اللہ۔ سنوری۔

اس کے سننے یہ ہیں کہ اے مخاطب حفاظت طلب کر اور پناہ مانگ اس رب کے حضور میں جو صبح کا رب اور خالق اور مدبر ہے اور اس کے چڑھانیوالا ہے جب چاہے اور جس کے لئے اسمیں صلاحیت دیکھے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اسجگہ فلق سے مراد تمام مخلوقات ہے کیونکہ وہ سب کا سب مذکر کے اصلاب سے اور مونث کے ارحام سے نکلے ہیں۔ ایسا ہی دانہ پھٹتا ہے تو اس سے سبزی نکلتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فلق وہ ہے جو کسی شئے سے پھٹ کر جدا ہوتی ہے اور یہ عام ہے تمام مخلوقات پر کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے عدم کی ظلمت کو پھاڑ کر اس کو وجود کی روشنی میں لاتا ہے۔

اور فلق کے ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو ذات صفحہ عالم سے ان ظلمات اور تاریکیوں کو محو کرنے اور مٹا دینے پر تمام قدرت رکھتی ہے اسے یہ بھی طاقت اور قدرت ہے کہ جو شخص عاجزی کے ساتھ اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے پناہ جو ہوتا ہے وہ اس کے تمام خوف اور دہشت کو دور کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں صبح کا طلوع ہونا آغاز فرحت و سرور کی مثال ہے کہ جسطرح آدمی تمام رات طلوع فجر کا انتظار کرتا ہے اسیطرح خائف و عائذ نجاح و فلاح کے طلوع صبح کا انتظار کرتے ہیں۔ بہر تقدیر خدا تعالیٰ کے حضور پناہ مانگنی چاہیے تمام مخلوق کی برائی سے۔ موذی آدمی جن درندے وحشی جانور سانپ بچھو وغیرہ سے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ اس سورہ شریف کے عجائب فوائد میں بیان کرتے ہیں کہ ایکدفعہ لاہور میں ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیں کچھ کام ہے۔ چنانچہ وہ مجھے مسجد چینیاں میں لے گیا اور مسجد میں داخل ہونے سے پہلے بیان کیا کہ چند لوگ جمع ہیں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ایک غیر معمولی مجمع ہے اور مباحثہ کے واسطے اکھاڑہ بنایا گیا ہے۔ قبل ازیں مجھے ہرگز خبر نہ تھی کہ اس کام کے واسطے میں اسجگہ لایا گیا ہوں۔ میں نے ہنوز نماز پڑھی نہ تھی۔ میں نے ان لوگوں کو کہا کہ یہ گفتگو کا موقع ہے معلوم نہیں کہ اسمیں کتنی دیر ہو جائے آپ لوگ نماز پڑھ چکے ہوا اور میں نے ہنوز پڑھنی ہے۔ اسواسطے بہتر ہے کہ میں پہلے نماز پڑھ لوں۔ اس سے میرا منشا تھا کہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کر لوں اور پھر ان کے ساتھ گفتگو کروں۔ کیونکہ بغیر امداد الٰہی کچھ کام نہیں بن سکتا۔ چنانچہ وضو کر کے میں نماز میں کھڑا ہوا اور یہی سورہ فلق پڑھنی شروع کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی سے دعا کی کہ اے خداوند کریم تو رب الفلق ہے ایک رائی کے دانے کو جو ناکارہ سمجھکر پھینک دیا جاتا ہے اور بیکار جانا جاتا ہے اور کوئی اسکی طرف توجہ نہیں کرتا اگر تو چاہتا ہے تو وہی دانہ ایک بڑا درخت بن جاتا ہے اور اسکی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں اور ہزاروں لوگ اس کے سائے کے تلے آرام کر سکتے ہیں۔ اے خدا اگر میں ناکارہ گٹھلی کیطرح ہوں تو تو رب الفلق ہے۔ تو مجھ پر رحم فرما۔ اور میری پرورش کر۔ غرض اسیطرح بہت دعا کر کے اور نماز کو ختم کر کے میں ان لوگوں میں آبیٹھا۔ تب خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں کا اظہار اسطرح سے ہوا کہ وہ شخص جو میرے ساتھ مباحثہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس نے بجائے اس کے کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کسی مسئلہ کا ذکر شروع کرتا ایک اور حدیث جو ان معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی تھی پیش کر دی اور کہا کہ آپ اس کا مطلب مجھے سمجھائیں میں نے ان تمام لوگوں کو جو جمع تھے سنا دیا کہ دیکھو یہ حدیث حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی اور یہ ایک علیحدہ بات ہی جو اس شخص نے پوچھی ہے۔ اس شخص نے بھی کہدیا کہ ہاں یہ جدا امر ہے۔ مباحثہ بعد میں دیکھا جائیگا سردست میں اس حدیث کا مطلب مولوی صاحب سے سمجھ لوں سامعین اسپر برانگیختہ ہوئے اور اس شخص پر خفا ہو کر چلدیئے۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ نے مجھکو ان کے شر انگیز منصوبوں سے محفوظ رکھا۔

کعب احبار فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک لق و دق جنگل ہے اسکا نام فلق ہے جب وہ کھولا جاتا ہے تو سارے دوزخی اسکی شدت گرمی کیوجہ سے چیخنے لگتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کی تہ میں ایک کنواں ہے جسے فلق کہتے ہیں۔ اسپر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو اسمیں سے ایک ایسی سخت آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیختی ہے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں مگر سب سے صحیح تر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فلق صبح کو کہتے ہیں یا دانہ اور گٹھلی کے پھوٹنے اور اگنے کا نام ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب کنوئیں میں ڈالے گئے تھے۔ تو آپ کے گھٹنے میں سخت درد ہوا (شاید گرنے کے سبب چوٹ لگی ہو) ایسا سخت درد ہوا کہ تمام رات جاگتے ہوئے گذری۔ یہانتک کہ طلوع صبح کا وقت ہو گیا۔ تب ایک فرشتہ نازل ہوا جس نے آپ کو تسلی دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگو وہ اس درد کو دور کر دیگا۔ حضرت یوسف نے اس فرشتے کو کہا کہ تو دعا کر میں آمین کہونگا۔ چنانچہ اس فرشتے نے دعا کی اور حضرت یوسف نے آمین کی۔ تب خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور وہ درد تھم گیا اور ان کو آرام ہو گیا۔ تب حضرت یوسف نے دعا کی کہ اسوقت جسقدر بیمار ہیں اور تکلیف میں ہیں ان سب کو آرام دیا جائے فرشتے نے اس دعا پر بھی آمین کی اور کہتے ہیں یہی سبب ہے کہ صبح کے وقت ہر بیمار کو تھوڑا بہت افاقہ ہو جاتا ہے وہ دعا حضرت یوسف کی مفصلہ ذیل الفاظ میں تھی۔

یا عدتی فی شدتی و یا مونسی فی وحشتی

اے میرے ہتھیار میرے مصائب میں اور اے میرے مونس میری وحشت کیوقت

و یا راحم غربتی و یا کاشف کربتی

اور اے رحم کرنیوالے میری غربت پر۔ اور اے میری گھبراہٹ کے دور کرنیوالے

و یا مجیب دعوتی و یا الٰہی و اله ابائی

اور میرے دعا کے قبول کرنیوالے۔ اور اے میرے معبود اور میرے باپ دادوں کے معبود

ابراهیم و اسحق و یعقوب۔ ارحم صغر سنی

اے ابراہیم اسحق اور یعقوب کے معبود میری چھوٹی عمر پر رحم فرما

و ضعف رکنی و قلة حیلتی یا حی یا قیوم

اور میرے ضعف رکن پر رحم فرما۔ اور میرے حیلہ کے کم ہونے پر رحم کر۔ اے حی۔ اے قیوم

یا ذوالجلال والاکرام

اے صاحب جلال اور اکرام

من شر ما خلق۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا۔ اس کے شر سے۔ یعنی تمام پیدائش الٰہی میں جو اشیاء انسان کے واسطے مضر اور خراب اور تکلیف دہ ہیں ان سب سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ چاہتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ شر ما خلق سے مراد شیطان ہے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی شے انسان کے واسطے موجب شر اور دکھ اور تکلیف نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ شر ما خلق سے مراد جہنم ہے گویا کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور جہنم سے پناہ چاہتا ہے۔ بہر حال اسمیں تمام موذی اور دکھ دینے والے اور خدا سے دور رکھنے والے اشیاء سے خدا کے حضور پناہ مانگی گئی ہے خواہ وہ شیطان ہو یا جن یا موذی حیوان مثل بچھو سانپ شیر وغیرہ۔

غاسق۔ اندھیرا کرنیوالا۔ ہر ایک چیز جو تاریکی اور ظلمت پیدا کرے۔ غاسق رات کو کہتے ہیں اور غسق تاریکی کو کہتے ہیں کیونکہ رات تاریکی پیدا کرتی ہے۔ اسواسطے وہ غاسق ہے اور غسق برد کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ رات بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ غاسق ثریا کو بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا گرنا عموماً وبا اور بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور غاسق سورج کو بھی کہتے ہیں جبکہ غروب ہو جاوے اور چاند کو بھی کہتے ہیں۔

جبکہ اس کو گہن لگے۔ غاسق سانپ کو بھی کہتے ہیں جبکہ وہ کاٹ کھائے اور ہر ایک ناگہان آنیوالی چیز جو ضرر پہنچائے۔ یا بہیک مانگنے والا جبکہ وہ تنگ کرے تو اسکو بھی غاسق کہتے ہیں۔ غرض ہر ایک چیز جو انسان کو ظلمت روحانی یا جسمانی میں ڈالے اس کو غاسق کہتے ہیں۔ جب رات بہت تاریک ہو تو عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں **غسق اللیل** اور جب آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں تو کہتے ہیں **غسقت العین** اور جب زخم پیپ سے بھر جائے تو کہتے ہیں **غسقت الجراحۃ**

وقب کے معنے ہیں چھپ گیا۔ وقب کے اصلی معنے ہیں کسی شے میں داخل ہونا۔ ایسا کہ وہ نظر سے غائب ہو جاوے۔

حدیث شریف میں آیا ہے روی ابو سلمۃ عن عایشۃ انہ اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدھا واشار الی القمر وقال استعیذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب

ابو سلمہ نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ کا ہاتھ پکڑا اور چاند کیطرف جبکہ وہ کسوف میں تھا اشارہ کرکے فرمایا کہ اسکی شر سے اللہ تعالیٰ کی حضور پناہ مانگ کہ یہ اندھیرا کرنیوالا ہے جبکہ چھپ جائے۔

النفثٰت فی العقد۔ گرہوں میں پھونکنے والیاں

النفث النفخ مع ریق۔ نفث کے معنے ہیں پھونکنا جنمیں تھوک بھی ہو۔ گرہ میں پھونکنا جیسا کہ جادوگر لوگ تاگوں میں گرہیں ڈال کر پھونکتے ہیں۔ اور لوگوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اس کا اثر ہوتا ہے۔ گرہ میں پھونکنا اور گرہ دینا یہ ایک محاورہ ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی کام میں رکاوٹ ڈالنے کے واسطے کوشش کرنا جیسا کہ وہ لوگ جو جادوگری کا پیشہ رکھتے ہیں۔ اپنی جھوٹی جادوگری میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے خفیہ تدابیر کرتے ہیں۔ ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ فلان آدمی کو ہم نے جادو کے ذریعہ سے بیمار کر دیا ہے اور دراصل کسی خفیہ ذریعہ سے اس قسم کی دوائیاں اس شخص کو کھلا دیتے ہیں۔ جن سے وہ بیمار ہو جائے پس ایسے خفیہ شریر لوگوں کی شرارت سے بچا رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے

حاسد۔ حاسد وہ ہے جو یہ خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شے ہے وہ اس کو مل جاوے۔ بسا اوقات اس حد میں اس شخص کو نقصان پہونچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے۔

لفظ حاسد کو اس جگہ نکرہ رکھا ہے معرفہ نہیں رکھا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حسد ہمیشہ برا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جائے تو وہ حسد محمود ہے۔

اِس سورۃ میں انسان کے جسمانی فوائد کے واسطے دعا ہے اور اگلی سورۃ میں روحانی فوائد کی باتیں مندرج ہیں۔

یہ سورۃ بھی بجائے خود ایک جامع دعا ہے جنمیں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگی گئی ہے۔

(۱) تمام مخلوقات کے شر سے
(۲) تاریکی کرنیوالی اشیاء کے شر سے
(۳) مخالفانہ مخفی تدابیر کرنے والوں کے شر سے
(۴) حاسد کے شر سے

فقرہ اول میں دراصل سب شامل ہیں۔ اور فقرہ دوم وسوم وچہارم اسکی تشریح ہیں۔ یعنی وہ تمام چیزیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں ان میں جو امر اس قسم کا ہے کہ کسی انسان کے واسطے موجب تکلیف اور دکھ اور ضرر ہو سکتا ہے ان سب سے خدا تعالیٰ ہم کو بچائے اور محفوظ رکھے۔

دنیا میں جسقدر مفاسد پیدا ہوتے ہیں وہ یا تو بسبب تاریکی اور ظلمت کے پھیل جانے کے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی تھی لوگ روحانیت کی باتوں سے بے خبر تھے۔ نصاریٰ مریم اور یسوع اور حواریوں کے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ایرانی آتش پرستی میں مصروف تھے کئی کروڑ دیوی دیوتاؤں کے آگے پیشانی رگڑنے میں مصروف ہو رہے تھے تب آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دنیا میں چمکا اور مخلوق الٰہی کے واسطے موجب ہدایت کا ہوا۔ سو یا تو مفاسد خود تاریکی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اور یا مخالف دشمن لوگ شرارت کے ساتھ تاریکی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور فاسد لوگ از روئے حسد کے فساد مچا کر اصلیت کو چھپانا چاہتے ہیں۔ یہی حال ہر زمانہ میں اور ہر نبی اور مامور کے وقت ہوتا ہے۔ آجکل بھی زمانہ میں ایک بڑی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور تمام قومیں اصلیت کو چھوڑ کر گمراہی کیطرف جا رہی ہیں اسواسطے ضرورت کے موافق خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں بھی ایک نور پیدا کیا ہے جو تمام ظلمات کو دور کر دیتا ہے۔ اور مخلوق کو ہدایت کے راہ پر لاتا ہے۔ اس کے مخالف چاہتے ہیں کہ حق پر پردہ ڈالدیں اور لوگوں کو ہدایت کے حصول سے محروم رکھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پورا کرے گا اور اپنے بندے کی صداقت کو روز روشن کیطرح نمایاں کرتا ہے یہی خدائے قادر کا کام ہے جسکو کوئی روک نہیں سکتا

اس سورہ شریف میں جو قرآن شریف کی آخری سورتوں میں سے ہے اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک بڑا فتنہ ہوگا ایک بہت بڑا شر اٹھے گا۔ اور وہ ایسے وقت میں ہوگا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ زمانہ میں سے تاریکی کو دور کرنے کے واسطے ایک صبح کو نمودار کرے گا کیونکہ وہ رب الفلق ہے اور رات کے بعد دن کو لاتا ہے۔ اور تاریکی کے بعد نور پیدا کرتا ہے۔ اس شر سے بچنے کے واسطے تمام مسلمانوں کو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ بڑا بھاری شر ہے۔ اس شر کا پیدا کرنے والا خفیہ کارروائیاں بہت کرے گا اور چھپ چھپ کر اپنی سازشیں دین حق کے برخلاف نہایت جد وجہد کے ساتھ کرے گا۔

چنانچہ ظاہر ہے کہ جسقدر خفیہ کارروائیاں دشمن کا دجال اسلام کے برخلاف کرتا ہے۔ ایسی کارروائیاں پہلے کبھی کسی نے نہیں کیں۔ ایسے ایسے راہوں سے اسلام پر حملہ کرنے کے واسطے کوشش کیجاتی ہے کہ عوام تو سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس معاملہ میں کیا درپردہ شرارت ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے جس نے نمودار ہوکر ان تمام پردوں کو پھاڑ دیا ہے اور دجال کا دجل کھول کر لوگوں کو دکھا دیا ہے تاکہ مخلوق الٰہی اس کے شر سے بچی رہے اور اس کے پھندے میں نہ آئے۔

افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خدا تعالےٰ کے اس نور کو اپنی مونہہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ نور الٰہی ضرور غالب آئے گا اور اس کے مخالف سب نامراد اور ناکام مریں گے۔

خود انا جیل سے ہی شروع ہوئی تھی اور وہ طریق آج تک ایسا مقدس اور پاک خیال کیا جاتا ہے کہ بہتیرے ریش دار اور بے ریش پادری جو سچائی کے بڑے مدعی ہوتے ہیں۔ دین عیسوی کے پھیلانے کی خاطر ایک جھوٹا قصہ اور افسانہ لکھ دینا ایک ثواب عظیم خیال کرتے ہیں۔

غالباً اسی لحاظ سے اس رسالہ میں ایک افسانہ کا ہمیشہ لکھا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک رسالہ میں اس کا ایک حصہ ضروری درج ہوتا ہے۔

چراغدین اس رسالہ کی تازہ خصوصیات میں سے یہ ہے کہ چراغدین ساکن جموں جس کو عیسائی صاحبان مولوی چراغدین صاحب کر کے لکھا کرتے ہیں اور جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق طاعون سے مر گیا تھا اس کی یادگار قائم کرنے کے واسطے اس رسالہ میں چند ورق خاص کئے گئے ہیں۔ ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ ایک مسلمان کے ساتھ عیسائیوں کو ایسی دلچسپی کس طرح سے پیدا ہو گئی کہ اس کی یادگاریں مذہبی رسالہ میں قائم ہونے لگیں۔ سو واضح ہو کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ چراغدین دراصل پوشیدہ عیسائی تھا اور اس کے عقائد اور میل ملاقات اور محبت کے تعلقات سب عیسائیوں کے ساتھ تھے۔ اور اس میں مسلمانوں والی کوئی بات نہ تھی۔ سوائے اس کے مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے سبب اور مدت العمر ان کے درمیان رہنے کے سبب وہ بظاہر اسلامی لوگ میں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس کا تعلق ملی دراصل مسلمانوں کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

علاوہ ازیں بڑا سبب اس امر کا کہ عیسائیوں نے اس کی یادگار قائم کی ہے یہ ہے کہ اس کا دعوے مسیح ہونے کا تھا۔ اور اپنے اس دعوے میں اس کو ویسی ہی ناکامی ہوئی جیسی کہ یسوع کو اپنے دعوے میں ناکامی ہوئی تھی۔ جس طرح یسوع بغیر اس کے کہ کسی معاملہ میں بھی اس کو فتح حاصل ہوتی۔ ہر طرف سے ذلت اور نامرادی کا منہ دیکھ کر بقول یہود و نصاریٰ صلیب پر مارا گیا اور لعنتی موت مارا۔ اسی طرح چراغدین بھی مسیح ہونے کا دعوے کر کے اور بغیر اس کے کہ کوئی کام ایسا کر دکھاتا جس سے اس کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ایک بیکسی کی حالت میں ناکامی اور نامرادی کے ساتھ۔ اپنے دو بیٹوں کو طاعون سے مرتا دیکھ کر چند روز میں خود بھی طعمہ طاعون ہو گیا اور اس کے تمام دعاوی خاک میں مل گئے چونکہ عیسائیوں کو بہ سبب شامت اعمال ہمیشہ ایسے ہی مسیح اور منجی ملتے آئے ہیں جو بالآخر ناکام رہیں اور اپنے مخالفوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا ہو کر ناکام مر جاویں۔ اس واسطے انہوں نے اس مسیح کو بھی بڑی خوشی کے ساتھ اپنے بزرگوں میں شامل کیا اور اپنے رسالہ میں اس کی یادگار قائم کر دی۔ اس لحاظ سے ہم عیسائیوں کی دانائی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں یادگار کے واسطے یسوع کا ٹھیک نمونہ قائم کر دیا ہے

بالآخر ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ رسالہ ہر طرح سے مذہبی دنیا میں ایک دلچسپ رسالہ ہو گا۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے عیسائی دین کی حقیقت پر روشنی پڑتی رہے گی اور اصل حالت کھلتی رہیگی۔ اور اگر مناسب دیکھا گیا تو ہم بھی انشاء اللہ اس کی خدمت گاہے گاہے کرتے رہیں گے۔

رسید زر

- ۲۴۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء۔ ۱۱۲۴ حکیم مقصود علی صاحب ۔ ۱۲ار
- ۲۵۔ " " " منشی رستم علی صاحب
- ۲۵۔ " " " میاں غلام احمد صاحب ۔ ۱۲ار
- ۲۵۔ " " " سید محمد حکیم صاحب
- ۲۵۔ " " ۱۱۵۹ ۔ راجہ خان صاحب ۔ ۱۲ار
- ۲۶۔ " " ۱۱۶۵ ۔ ممتاز الدین صاحب ۔ ۱۲ار
- ۲۶۔ " " " نعمت اللہ خان صاحب ۔ ۱ار
- ۲۶۔ " " " عبد الرحمان صاحب ۔ ۱۲ار
- ۲۶۔ " " مولا بخش غلام حسین صاحب اجرت اشتہار
- ۲۶۔ " " ۱۳۸ ۔ فتح الدین صاحب ۔ ۱۲ار
- ۲۶۔ " " ۹۶۹ ۔ احمد علی صاحب ۔ ۱۲ار
- ۲۷۔ " " چودہری مولا بخش صاحب قیمت براہین ۔ ۱۲ار
- ۲۸۔ " " " عزیز الرحمان صاحب ۔ ۱ار
- ۲۸۔ " " ۲۰۸ ۔ غوث محمد صاحب
- یکم اگست سنہ ۱۹۰۶ء۔ ۱۳۴ ۔ محمد افضل صاحب ۔ ۱۲ار
- " " " ۲۵ سردار احمد صاحب ۔ ۱۲ار
- " " " " محمد امیر صاحب
- " " " ۱۹۹ ۔ غلام حیدر صاحب ۔ ۱۲ار
- " " " ۱۵۱ ۔ قاضی خواجعلی صاحب ۔ ۱۲ار
- " " " " فیاض علی صاحب
- " " " ۲۸۸ محمد بخش صاحب ۔ ۱۲ار
- " " " ۹۰ ۔ عبد العظیم صاحب ۔ ۱۲ار

چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم

اس مرحوم بھائی کا ایک خط مجھے ملا ہے جو کہ انہوں نے شاہ پور کی سرکاری ملازمت مبلغ ۴۰ روپیہ ماہوار مشاہرہ کی چھوڑ کر قادیان میں مبلغ ۲۵ ماہوار کی ملازمت قبول کرنے کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اجازت حاصل کرنے کے واسطے لکھا تھا۔ چونکہ اس خط سے مرحوم کے سوانح اور ان کے اخلاص اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو امید ہے کہ بہتوں کے واسطے ایک نمونہ بنے اس واسطے ہم وہ خط معہ اس کے جواب کے جو حضرت نے لکھا۔ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرحوم کا یہ دلی مدعا تھا کہ قادیان میں اس کی موت ہو۔ چنانچہ اس کی خواہش خدا تعالےٰ نے پوری کی اور بہشتی مقبرہ میں اس کو جگہ ملی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور منبع علوم ربانی و مخزن انوار و فیوض رحمانی واقف رموز حقانی و کان گوہر معانی حضرت اقدس مرسل یزدانی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ حضور کے حکم سے اپنے درد دل کی داستان گذارش بندگان عالی کرنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اس واسطے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔

۲۔ اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا کہ خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلہ محبت بھڑکا ہوا تھا۔ سال ۱۸۹۳ء یعنی ایام طالب علمی سے جبکہ خاکسار ابھی انٹرینس میں تعلیم پاتا تھا۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودہواں سال جا رہا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تعلق میں روز افزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی۔ اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوط رسی کے ذریعہ عالم تاریکی سے ایک بین روشنی کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اور الفت و محبت قلبی نے تو ایسی ترقی کی۔ کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایام زندگی حضور کی بابرکت اور سراپا نور تعیز قدموں میں گذاروں جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہو کر حسنات دارین سے مستفیض و بہرہ مند ہوں

کیونکہ جب ایسا مبارک زمانہ پایا ہے اور ایسی نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی ہے۔ تو اس کی قدر نہ کرنا اور ایسی نعمت الٰہی سے وقت پر متمتع نہ ہونا محض شومئی قسمت کا باعث ہے۔

۳۔ چونکہ دل میں بڑے ذوق کے ساتھ اس امر کی گدگدی وچاہت لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد دل ودماغ نے یہی مشورہ وفتوے دیا۔ کہ مرسل صادق کی مبارک قدموں ہی میں زندگی گذارنا تمہارا مقصود بالذات ہونا چاہیے اس لئے اس غرض کے حصول کے لئے کئی بار یہاں دارالامان کے مقیم احباب وبرادران کو تصدیعہ دیتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ نومبر ۱۹۰۵ء میں مکرمی اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک ایسی صورت پیدا بھی کر دی تھی کہ خاکسار اسی وقت مستقل طور پر یہاں آجاتا۔ مگر کچھ ناسازئ قسمت ومخالفوں کی سعی سے اس وقت کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہ ہوا کیونکہ اس وقت مخالف آریہ افسروں نے عمداً وقت پر رخصت سے استفادہ نہ کرنے دیا۔ حالانکہ اس وقت حضور کی جانب سے بھی آنے کے لئے اجازت ہو چکی تھی۔

اس وقت عاجز کی نہایت ہی مکرم ومحسن وفخر قوم جناب مخدومی مکرمی مولوی عبدالکریم صاحب نے جن الفاظ سے خاکسار کو خطاب کیا تھا وہ الفاظ اب تک عاجز کے لوح قلب پر نفس بر سنگ کی طرح نقش ہیں جو یہ ہیں۔ "حج و حج ودونو ہاتھ آدیں۔ پھر آنے میں کیا تامل ہے۔ اس نعمت کے لینے میں ہرگز توقف نہ چاہیئے"۔

سو واقعی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جب ہر دو چیزیں حاصل ہو جاویں پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے اول الذکر کے لئے تو مامور ومرسل الٰہی کی صحبت و خاکپائے کا شرف کافی۔ امر دوم کے لئے وجہ معاش کا ذریعہ۔ جب دونوں مل جاویں۔ پھر اور کسی چیز کی کیا ضرورت؟

۴۔ وہ پہلا موقعہ تو جاتا رہا تھا کیونکہ میرے توقف کرنے سے مکرمی مفتی صاحب کی تجویز ہو گئی۔ مگر اس کے بعد بھی دل میں یہی تڑپ لگی رہی۔ کہ کسی طرح اس ہادی و مہدی زمان کے مبارک قدموں میں رہنے کا موقعہ ملے دل خاکسار تو پہلے ہی سے آتش محبت سے شعلہ زن ہو رہا تھا۔ مگر اب یہاں آکر اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر سچے دل کے ساتھ محسوس کیا ہے۔ کہ خصوصاً میرے جیسے مذاق کے انسان کے لئے دارالامان سے باہر رہنا تو زندگی کا عبث گذارنا ہے۔

خاکسار پہلے دو ماہ کی رخصت لے کر آیا تھا مگر دو ماہ کے گذرنے پر ہرگز دل نہ چاہا کہ وطن کو رُخ کروں۔ کیونکہ وطن میں بے وطنی اور قادیان میں وطن نظر آتا ہے۔ مجبوراً تین ماہ کی اور رخصت لی۔ اس صورت میں اب چوتھا ماہ جا رہا ہے۔ اب تو دن بدن دل کی یہ حالت ہے کہ یہاں سے نکلنا ایک موت نظر آتا ہے۔ رات دن اسی دُعا میں تھا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی گذارہ چل سکے۔ تو حضور کے مبارک قدموں میں رہنے کی سبیل بن جائے۔ جو اصلی مدعا ہے۔ الحمد للہ کہ ایک ایسا امر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس سے خاکسار کے گذارہ کی بھی پوری صورت پیدا ہو گئی ہے اور انتظام بھی مستقل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دفتر میگزین میں کلرک کی جگہ خالی تھی۔ وہاں میرے قدیمی مکرم ومحسن جناب مخدومی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے عاجز کے لئے ۲۵ عہ ماہوار کی مستقل تجویز فرمائی ہے اور کل بالمواجہ پختہ وعدہ فرمایا ہے اور خود آپ ذمہ اٹھایا ہے کہ جب تک میگزین کا وجود ہے بشرط زندگی اقل درجہ ۲۵ عہ روپیہ ماہوار تک میں تنخواہ دینے کا ذمہ وار ہوں اور اگر اس میگزین کے کام میں ترقی ہوتی گئی جو ضرور بفضلہ تعالےٰ ہو گی۔ تو اس میگزین کی ترقی کے ساتھ تمہاری بہبودی وترقی کا خیال بھی رہے گا اول تو وہی رازق حقیقی ہی ہر کسی کا کفیل ہے اور اپنے سچے دل وایمان کے ساتھ اسی کی کفالت پر نظر ہے اور نابکار جیسے متوکلوں کا تو خاص اُسی پر ہی بھروسہ ہے مگر مولوی صاحب موصوف نے بھی جو وعدہ فرمایا ہے اور ذمہ واری اُٹھائی ہے۔ اس پر بھی خاکسار کو پوری تسلی ہو چکی ہے اول تو جس قادر مطلق کے ارادے ومنشار سے اس میگزین کا پودہ لگایا گیا ہے وہ خود ہی اس کی ترقی۔ استحکام وپا بحالی کی صورت وذرائع پیدا کرتا رہے گا اور بفضلہ تعالےٰ اس پودہ کی جڑیں پورا استحکام پکڑیں گی۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہو گی اور یہ بڑی عمر پائیگا۔ بفرض محال اگر کوئی صورت دگرگوں بھی ہو تو میگزین کی عمر بالمقابل ہماری اپنی عمر کے کیا ہستی ہے۔ خاکسار خود اپنی عمر پر کیا اعتبار کر سکتا ہے یہی غنیمت ہے کہ یہ چند روزہ ایام زندگی صادق مامور کی پاک صحبت ومعیت میں گذر جاویں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت غیر متناہی حاصل ہو سکتی ہے۔

۵۔ یہ ۲۵ عہ ماہوار کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں عاجز کا بخوبی گذارہ چل سکتا ہے۔ خاکسار بچپن سے بالکل سادگی سے زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی صورت فراخی نکل آوے تو وہ تو اس جوّاد کریم کا خاص رحم ہے۔ اس کی نعمت کے لینے سے کون انکار کر سکتا ہے ورنہ ویسے تو میں معمولی قلیل سے قلیل چیز پر بھی اکتفا کر سکتا ہوں۔

خاکسار تو اس کو ایک خاص ترحم وفضل الٰہی سمجھتا ہے کہ ایک تو گذارہ کے لئے صورت نکل آئی۔ دوم پیارے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک عمدہ موقعہ حاصل ہوا۔ جو عین دلی منشار تھا اور جس کے عرصہ سے در پے تھا۔

۶۔ یہ مسئلہ کہ جس نیک کام کرنے کے لئے صافی نیت وسچے دل کے ساتھ انسان کوشش کرتا ہے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی مشکل کام ہو۔ اللہ تعالےٰ "الاعمال بالنیات" کی بنا پر اس کو اس کام میں ضرور ہی کامیابی بخشتا ہے۔ آج عاجز کو روز روشن کی طرح کھل گیا ہے۔ خاکسار کئی سال سے اس مدعا کے در پے تھا۔ مگر اب چار پانچ ماہ سے تو برابر اس مدعا کے حصول کے لئے خلوص نیت سے دعاؤں میں لگا رہا۔ کئی دفعہ استخارہ کئے اور دعاؤں میں نوبت ہی کثرت کی۔ ان دعاؤں درستی زون کے بعد خوابیں بھی دیکھیں۔ جن سب کا ماحصل یہی تھا کہ اس جگہ دارالامان میں رہنا مفاد دارین کے لئے ضروری ہے اور اسی میں کامیابی ہو گی۔ بلکہ بعض اوقات دعا کی حالت میں غنودگی سی آئی اور اس غنودگی میں اس فائز المرامی کا تمام نقشہ دکھلایا گیا۔ مگر باوجودیکہ دو ماہ سے اس قسم کی خوابیں آ رہی تھیں۔ مگر پھر بھی خاکسار دعاؤں میں لگا رہا۔ ان تمام کیفیات کا تذکرہ مجملاً اپنے قدیمی عزیز بھائیوں برادرم مکرم مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ وبرادرم مخدوم مفتی محمد صادق صاحب سے کیا جو میرے ہموطن وابتدائے بچپن کے عزیز اور ابتدائی واقف ہیں۔ ان کا بھی خاکسار کے ساتھ اتفاق رائے ہوا کیونکہ وہ ابتدا سے جانتے تھے۔ کہ خاکسار کس مذاق و مشرب کا آدمی ہے اور یہ بھی ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عاجز کی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے۔ اور مناسبت رکھتی ہے کہ دارالامان میں رہے۔

یہ مستفادہ خاکسار حضور کی خاص دعاؤں سے بھی استفادہ و استفاضہ کر ہی رہا تھا۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس نعمت کے حصول کے لئے ذرائع خود بخود پیدا کر دئے اور ایک صورت گذارہ بھی نکل آئی یہ سب بطفیل دعائے آں قبلہ دارین کے اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے ورنہ یہ نابکار عاجز کس رعایت کا مستحق تھا کہ اس قدر ذمہ داری کے وعدہ بھی دئے جا رہے ہیں۔

اُس قادر مطلق سچے مربی و حقیقی محسن کے ہزار ہزار سجدات شکر بجا لاتا ہوں۔ جس نے اس خوشی کے دن دیکھنے کی امیدیں دلائی ہیں اور اسی ذات ستودہ صفات جامع کمالات پر بھروسہ ہے کہ وہ بے نیل المرام عاجز کو نہ چھوڑیگا۔

اب کل سے پختہ اُمید لگنے لگی ہے کہ رحمت الٰہی سے کچھ بعید نہیں ہے کہ عاجز جیسے ناکارہ کو جلدی ہی مستقل طور پر اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقعہ نصیب کرے۔

۷ - جس قدر حال عرض ہوا ہے وہ صرف خاکسار کی اپنے ذوقی مفاد تک محدود تہا۔ اب دیکھتا ہوں کہ اگر خاکسار کو اس جگہ دارالامان میں رہنا نصیب ہو جاوے تو صرف یہی نہیں ہی کہ اس کا فائدہ خاکسار کے وجود تک ہی محدود رہے گا۔ بلکہ اس کا فائدہ خاکسار کی بڑی برادری و رشتہ داری تک بھی اگر فضل ایزدی شامل حال ہو تو پہنچ سکیگا۔ بلکہ رفقا و احباب بھی اس کے اثر سے خالی نہ رہیں گے۔

سردست میرے بھائیوں کے لڑکے جو ۵ - ۱۰ کے قریب ہیں میری اس جگہ رہائش کے توسل سے اس جگہ دارالامان کے سکول میں آ کر داخل ہو جاویں گے اور اس جگہ تعلیم پاویں گے۔ ان کا یہاں آنا صرف میری یہاں کی رہائش سے وابستہ ہے اور میرے اور ان کے تعلق سے دیگر متعلقین کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی جو بفضلہ تعالےٰ ان کی ہدایت و فیض یابی کا باعث ہوتی جاوے گی اور اس تعلق سے کیا عجب ہے کہ اس نواح کے اور بھی بہت سے لڑکے اس جگہ آ کر تعلیم پاویں کیونکہ ابتدا میں صرف تحریک چاہیئے۔ پھر پیچھے خود بخود کام چل پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ذریعہ تحریک کا اس طرف پیدا نہیں ہوا۔ اپنی جانب سے تو کوشش ہے۔ آگے اس کوشش میں خود اللہ تعالےٰ برکت ڈالیگا۔ اس طرف کی مہر شاہی و اوہام تزویر کا اثر اسی طرح سے انشاء اللہ تعالےٰ ٹوٹیگا۔ جب تک طلبار و دیگر لوگ اس جگہ کی آمد و رفت کے ذریعہ سے تبدیلی خیالات نہ کریں اور یہاں کے روحانی خیالات سے متاثر و منور نہ ہوں تب تک مہر شاہی مزورانہ طلسمات کا زنگ ان کے زنگ آلودہ دلوں سے محو و زائل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کرے کہ کوئی ایسی ہی سبیل پیدا ہو۔ کہ مہر شاہی بت ان کے دلوں کے مندروں سے ٹوٹ جائے۔ آمین ثم آمین۔

۸ - باقی رہا معاملہ ابتلاء۔ ابتلاؤں سے بچانا بھی اسی ذات مقدس کا کام ہے اور اسی سے ہر وقت دُعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہر مصیبت و ابتلا سے محفوظ و مامون رکھے۔

ویسے تو ابتلا کا میدان ہر جگہ وسیع ہے کسی خاص جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی ذات جامع کمالات ہی کا تصرف ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی جگہ خالی نہیں بلکہ مقابلتہً یہ دارالامان کی سرزمین اور جگہوں کی نسبت ابتلاؤں کی سپر ہے۔ کیا بلحاظ روحانیت ہو کیا بلحاظ جسمانیت ہو۔ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے تو آب زلال حیات ابدی کا حوض کوثر موجود ہے جس کے پینے سے ابد الآباد تک پیاس نہیں لگتی۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہاں کے تیار شدہ دل تو کچھ ایسے ابتلاؤں کی برداشت بھی کر سکتے ہیں۔ اور یہاں کے سکول معرفت کے تعلیم یافتہ روحیں ایسے ابتلاؤں سے چنداں گھبراتی نہیں ہیں۔ ورنہ کسی دیگر جگہ کے جیفۃ الدنیا کے طالب کو تو اگر ذرا سا بھی ابتلا آجائے۔ تو اس کو اپنے وجود تک ہوش نہیں رہتی۔ دور کیوں جائیں۔ خود ہمارا اپنا واقعہ سال ۱۸۹۷ء کا حضور کو بخوبی یاد ہو گا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک مقدمہ ... بن گیا تہا جس کے واسطے حضور کی خدمت میں بھی دُعا کے لئے بہت کچھ عرض کیا تہا۔ اور بطفیل دعائے آں حضرت بفضلہ تعالےٰ انجام کار بریت و مخلصی تو ہو گئی تہی۔ مگر سال بھر کی مقدمہ بازی سے جس قدر تکلیف اُٹھائی تہی اور جس قدر خرچ کی زیر باری ہوئی تہی وہ حاجت بیان نہیں۔ اڑہائی ہزار روپیہ سے بڑھ کر خرچ مقدمہ ہو گیا تہا۔ وہاں شاہ پور میں خاکسار کی موجودہ حالت بھی کچھ ابتلا سے کم نہیں ہے۔ جو ... افسر ہے۔ بوجہ عناد مذہبی کے سخت مخالف ہی۔ خود ... بھی اُس کے ورغلانے سے ایسی کوشش میں ہیں کہ اگر موقعہ لگے تو نہ صرف موقوفی تک اکتفا کرے بلکہ اس سے بڑھ کر نقصان پہنچا دے۔ معمولی بجا آوری فرائض الٰہی تک میں سخت تنگی کرتے ہیں۔ چنانچہ مکرمی اخویم مرزا خدا بخش صاحب و جناب حافظ محمد اسحاق صاحب سب اور سیر خود یہ تمام حال مشاہدہ کر آئے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس ایسے سینکڑوں دنیوی ابتلا ہیں۔ جو دنیوی اشغال کی حالت میں انسان کو ان میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ یہاں دارالامان میں تو اللہ تعالےٰ کا ہر طرح سے فضل ہے۔ کہاں دارالامان کی رحمت خیز سرزمین اور کہاں جیفۃ الدنیا کا دیگر زاد بوم عالم۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

۹ - جملہ حالات کو بہیئت مجموعی زیر نظر لانے کے بعد خاکسار کے دل میں تو ایک ایسا جوش پیدا ہوا ہوا ہے کہ

مرنا قبول مگر دارالامان کی سرزمین سے قدم باہر رکھنا محال - بلکہ کیا امکان نہیں

اگرچہ پہلے حضور کی ایک دفعہ اجازت ہو چکی ہوئی ہے کہ خاکسار اس جگہ آجاوے اور اسی سابقہ سلسلہ [illegible] اب یہ دوسرا موقعہ پیش آیا ہے۔ مگر موجودہ موقعہ کے لئے بھی حضور کی منظوری ضروری خیال کرکے [illegible] مودبانہ خواستگار اجازت ہوں۔ اور ساتھ ہی [illegible] دعا بھی کہ اللہ تعالےٰ اس رہائش میں برکت [illegible] اور جن اغراض کی بنا پر یہ سعی کی گئی ہے اللہ تعالےٰ اس کے ثمرات حسنہ سے اس احقر کمترین خادم حضور کو بہرہ مند فرماویں۔ کیا ہی خوش قسمتی کی وہ گھڑی ہوگی۔

جس لمحہ میں اس دہن مبارک سے حکم اجازت نفاذ پا کر اس خادم کی روح و رواں کی ترو تازگی و شادابی کا باعث ہوگا۔ اور اس نیم مردہ جسم و جان میں از سر نو روح حیات پھونکی جاوے گی۔ کیونکہ اس حکم اجازت پر ہی نابکار کی آئندہ قسمت کا فیصلہ ہے اور یہ حکم اب ایسے اجلاس سے صادر ہونا ہے جس کے آگے کوئی اپیل ہی نہیں حُسن اتفاق سے آج روز جمعہ آگیا ہے۔ اس واسطے یہ بھی ایک فال سعید خیال کرکے اس عریضہ نیاز کے ذریعہ علی الصباح ہی شرف باریابی حاصل کرنے کی جُرأت کرتا ہوں۔ چونکہ تقسیم برکات کا دن اور اعلیٰ انعم الٰہی کے عطا ہونے کی گھڑی ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ اس سخاوت مجسم در سے خاکسار کی یہ مودبانہ گذارش خالی از قبولیت نہ جاوے گی۔ والسلام

جواب باصواب کا منتظر حضور کا کمترین خادم

احقر العباد اللہ داد عفی اللہ عنہ احمدی کلرک شاہ پور حال قادیان

معروضہ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء

مذکورہ بالا خط کا جواب

از جانب حضرت مسیح موعود ؑ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کا خط اوّل سے آخر تک تمام پڑھ لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری نوکری جو پچاس ساٹھ روپے آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہر بین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور بیس روپیہ پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے۔ لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت اور اخلاص اور توکل علی اللہ کا جوہر اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں۔ یہ سچ ہے کہ عمر کا پایدار اور اس [illegible] سے اور بہر حال خدا تعالیٰ کے رزاق ہونے [illegible] اگر یہ فرض کر لیں کہ کسی دن [illegible] کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا۔

چو از راہ حکمت ببندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

سو آپ کے صدق و ثبات پر نظر کر کے میری رائے یہی ہے کہ آپ توکلاً علی اللہ اس نوکری کو استعفیٰ بھیج دیں اور بالفعل بیس روپیہ پر قناعت کریں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد [illegible] دسمبر ۱۹۰۲ء

ڈاکٹر عبد الحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"انی مھین من اراد اھانتک"

اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کے مامور سچے ہوا کرتے ہیں اور انکی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں وہ شخص بڑا ہی نامنصف اور جاہل ہے جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتا۔ کتب مذہبی کو چھوڑ کر صرف تاریخ کا مطالعہ کیا جاوے تو صاف پتہ ملتا ہے کہ سرکش مخالفوں نے انبیاء اور ماموروں پر کبھی فتح نہیں پائی بلکہ ہمیشہ نامراد اور ذلیل ہوئے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو دیدہ و دانستہ تکذیب نہیں کرتے اور بعض صداقتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہرگز سخت معاملہ نہیں کرتا۔ مگر وہ لوگ اس امر سے بالکل بری بھی نہیں اگر کوئی صداقت سمجھ میں نہ آوے تو اس کا سمجھنا انسان کا لازمی فرض ہے۔ آہستہ آہستہ عقلی اور دماغی قوتیں ترقی کر کے وہ [illegible] سمجھ میں آ جاتی ہیں ہر شخص کو حقائق اور معارف کی تلاش میں اللہ جو میں اپنی عقل سے کام لینے کا اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر نیک دعا کرنے کا اختیار ہے جو شخص اپنی عقل سے کام نہیں لیگا یا دعا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا کہ وہ عرفانیت سے محروم کیا جاویگا۔

تھوڑے عرصہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے حضرت اقدس ؑ کی نسبت نہایت ناپاک خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اب ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے محققانہ رنگ میں مخالفت کی ہے یا نفس امارہ کی ان [illegible] خیالات [illegible] پائی جاتی ہیں۔ [illegible] ہی مبارک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مقام پر جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب کو نمونہ اسلام کے لقب سے پکارا ہے اور ان سے قرآنی نکتے حاصل کرینگا [illegible] ڈاکٹر صاحب کو معلوم نہیں کیا صرف یہ [illegible] مولوی صاحب کی ظاہری صورت نمونہ اسلام ہے یا ان کی باطنی اور ظاہری دونوں حالت۔ حضرت اقدس اور مولوی صاحب سے ڈاکٹر صاحب کو عرصہ تک روحانی اور جسمانی تعلق رہا ہے۔ پس ایسی حالت میں ڈاکٹر صاحب کی فقرہ نمونہ اسلام صرف ظاہر پر ہرگز چسپاں نہیں ہوتا۔ اب میں ڈاکٹر صاحب سے عجز کے رنگ میں دریافت کرتا ہوں کہ جب نمونہ اسلام حقیقی طور سے ہوتا ہے کیا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کلام میں فرماتا ہے کہ شیطان کا تسلط ان پر نہ ہوگا۔ چہ جائیکہ ایسے شخص نے ایسا اور فرشتہ سیرت کو جو فی الواقع نمونہ اسلام ہے پچیس سال تک ضلالت پر قائم رکھے اگر درحقیقت آپ کے نزدیک مولوی صاحب نمونہ اسلام ہیں تو یہ عجیب منطق ہے کہ مرزا صاحب کے مرید مولوی صاحب کو نمونہ اسلام قرار دیا جاوے اور مرزا صاحب کو دجال۔ سب سے بڑھ کر آپ کا وہ ارشاد قابل غور ہے کہ اگر مرزا صاحب توبہ کریں تو میں دوبارہ بیعت کر لونگا تاریخ کی ورق گردانی سے مجھے تو کوئی ایسا قانون نہیں ملا۔ کہ کوئی امام برحق سے توبہ کرا کر مرید داخل بیعت ہوا ہے یہ سعادتمندی آپ کے حصہ کے لئے خاص مخصوص تھی کیونکہ یہ طریقہ آپکا انسانی عقول سے کچھ بالاتر معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے جو حضرت صاحب کو دجال ثابت کرنا چاہا ہے۔ آپ نے بڑا ظلم کیا ہے آپکی اس کارروائی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے نفس امارہ کے زیر تابع ہو کر سخت ٹھوکر کھائی ہے اور آپکی ٹھوکر کچھ اس قسم کی معلوم ہوئی ہے جس سے آپکا روحانی طور سے جانبر ہونا بالکل مشکل نظر آتا ہے مگر ہاں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت گھیر لے۔ اگر درحقیقت دجالوں سے حمایت اسلام اسدرجہ کی ہونی جائز ہے اور ان کا یہی منصب ہے تو اسلام کو ایسے بہت سے دجالوں کی ضرورت ہے۔ میں ایک لحمہ کے لئے ماننے کو طیار نہیں کہ ایسے جھوٹے شخص کو جو اللہ پر افترا کر کے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کرے اور وہ درحقیقت مسیح موعود نہ ہو اللہ تعالیٰ پچیس سال تک بلاسزا کے چھوڑ دے اور نیز اس کو توفیق حمایت اسلام کی اس درجہ عطا فرما دے کہ فریق مخالف بالکل عاجز ثابت ہووے اگر دجالوں سے اس شان سے حمایت اسلام کا ہونا اور روزمرہ افتراء کرنے پر سزا کا نہ ملنا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک روا ہے تو انبیاء میں اور دجالوں میں ڈاکٹر صاحب کوئی معیار نہیں قائم کر سکتے ڈاکٹر صاحب [illegible] مسیح موعود آ کر کیا کام کریگا اور اس کا کیا منصب ہوگا اس [illegible] انتظام ہے جو میری بعض مکرم جماعت [illegible] ظاہر کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب حقیقی طور سے ایک مدت سے [illegible] بھی مرزا صاحب [illegible] حقیقی طور سے مراد ان کی اگر خدا کا علم ہے [illegible] اگر خدا کا علم مراد نہیں بلکہ انسانی [illegible] سے تصفیہ کیا ہے تو یہ امر مشاہدہ کے بالکل منافی ہے۔ اس بات کو مخالف یا موافق بغیر تسلیم کئے نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ حق پر قدم مارنیوالا اور انصاف پسند ہو کہ وہ حضرت اقدس کے مخلص مرید نہیں بلحاظ انسانی علم کے شامل تھا اس کو مرتد ہونے سے قبل سال دو سال ہرگز مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں شبہ نہ تھا اگر شبہ کا ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو جو کچھ اس نے مختلف رسالوں مضمونوں یا کتابوں میں حضرت اقدس کی تائید لکھی ہے وہ ایک منافقانہ کارروائی ٹھہرتی ہے مگر ہر ایک فعل کی ایک شان ہوتی ہے اور ہر ایک شان سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے اس قدر تائید کرنی ہرگز اس امر کی مقتضی نہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کے علم میں یا حضرت اقدس ؑ کے علم میں مخلص مرید نہ تھا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شیطانی قوت باریک سے باریک راستہ سے گھس جاتی ہے اسکو گھسنے کی جگہ ملنی چاہئے اگر کوئی شخص صدق دل سے حضرت صاحب سے محبت اور اخلاص رکھتا ہے مگر وہ اپنے عیوب باریک اور موٹوں پر غور نہیں رکھتا تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک دن مقدس لوگوں سے مقابلہ کریگا اور صداقت ثابت شدہ کو چھوڑ کر نفسانی پیروی پر اتر آنا ایسے آدمی سے ذرا بھی بعید نہ ہوگا۔ مثلاً کسی شخص کی طبیعت میں تکبر نے غلبہ کیا ہوا ہے یقیناً اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ تکبر کی راہ سے ہلاک ہوگا اب دیکھنا ہم نے یہ ہے کہ عبد الحکیم ڈاکٹر کیواسطے وہ کونسے اسباب ہیں جن سے وہ مرتد ہوا ہے ہم ان مریدین پر بھی جنہوں نے رسول اکرم ؐ کے زمانہ

بدر خواتین
(لوگوں کا مال کھاتے ہیں)

ڈاکٹر عبدالحکیم جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ ہمارے حضرت جی براہین احمدیہ و سراج منیر کا روپیہ کھا گئے چندے وغیرہ کا حساب نہیں دیتے۔ کیا یہ اعتراض نیک نیتی سے ہے ہرگز نہیں اوّل جنھوں نے ان کتابوں کا پیشگی روپیہ دیا ان کیطرف سے کبھی مطالبہ نہیں ہوا۔ بس مدعی سُست گواہ چُست۔ دوم۔ ایسے الزام او سچے پیغمبروں پر بھی لگائے جاتے ہیں۔ جنھیں معترض سچا مانتا ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ پر اعتراض ہے کہ فرعونیوں کا زیور عید کے لئے لیا پھر واپس نہ دیا۔ سوم۔ اس کا جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے خود دیا تھا اور بذریعہ اشتہار شائع کیا تھا۔ جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے "اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تیئس ۲۳ برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خداتعالےٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈالدی۔ تو اس میں کونسا حرج تھا اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے ۱۰ لئے گئے ہوں اور جن سے پچیس ۲۵ روپے لئے گئے ہوں وہ تو صرف چند ہی انسان ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہوکر خریداروں کو دئے گئے۔ کچھ بہت نہیں بلکہ بہیں موزون ہے اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور و غوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دیدیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں واپس کردیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا مگر ہمنے قیمت دیدی اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی نازبرداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر طیار ہیں۔ چنانچہ خداتعالےٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خداتعالےٰ نے ہم کو فراغت بخشی" باوجود اس جواب کے پڑھنے کے پھر بھی کوئی اعتراض کرتا جاوے تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ بدنیتی سے اعتراض کرتا ہے۔ حق کی طلب نہیں رکھتا۔ جب اشتہار بھی دیدیا کہ جس نے روپے واپس لینے ہوں وہ لے لے۔ تو پھر یہ کہنا کہ روپیہ کھا گئے سخت بیحیائی ہے۔ باقی رہا چندے کا حساب نہ دینا یہ بھی جھوٹ ہے اول اس لئے کہ چندے کے کئی فنڈ ہیں۔ مدرسہ کے لئے جو روپیہ بھیجا جاتا ہے اس کا حساب جناب امین مدرسہ کے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی میگزین کے چندے کا اس کے مینجر صاحب کے پاس۔ جو خاص نذرانہ حضورؑ کا ہے وہ خانگی معاملہ ہے۔ اس کے حساب کی ضرورة ہی نہیں ہے۔

بھلا فرمایئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو چندہ آتا تھا۔ اس کا حساب کون رکھتا تھا۔

راقمہ۔ احمدی خاتون گولیکے گجرات

بلادِ اسلامی

کمیشن حدبندی مصر و ترکی طور سینا کی حدبندی کرنیوالی کمیشن قریب تر اپنے کام ختم کر کے بہت جلد اپنے اپنے مقاموں کو واپس آئیگی اور موقع سے روانہ ہونے کے پہلے اپنا فیصلہ نافذ کر دے گی۔ (المؤید)

حلب ریلوے ملک شام کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حماہ سے حلب تک ریلوے لین بالکل تیار ہوگئی ہے۔ اور آیندہ ماہ اگست کے آخر میں اس کا افتتاح بھی ہوگا۔ (المؤید)

گرمی بسر کرنے کا نیا مقام ترکی مقبوضات میں جزیرہ روڈس کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اور اس سال اکثر مصر کے متمول باشندے وہاں گرمی کا موسم بسر کرنے کے لئے گئے ہیں جس سے توقع ہے کہ یہاں کی رونق ترقی پا جائیگی (المؤید)

جلالتماٰب سلطان المعظم نے مختلف ممالک سے آنے والے غریب حاجیوں کے واسطے مکہ مکرمہ میں ایک مکان اور ایک شفاخانہ بنوانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ شفاخانہ میں تین سو پلنگوں کی گنجائش رکھی جائے گی (المؤید)

یمن۔ میں کچھ ترکی سپاہ کو باغی ہوجانے کی خبر کی سرکاری طور پر بھی تردید شائع ہوگئی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ "دین کو دنیا پر مقدم کرونگا"

میاں مولا بخش صاحب ولد میاں میرالدین صاحب ساکن مدھرانجھہ ضلع شاہپور
میاں خدا بخش صاحب ولد اللہ دتا صاحب ساکن ادرہمہ ڈاک بھابڑہ " "
میاں غلام قادر صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب ساکن گجو چک ڈاک خانہ سکلانے ضلع سیالکوٹ
میاں عالم شیر ولد بلبل ساکن نلی ڈاک خانہ کٹھ ضلع شاہپور
میاں احمد دین صاحب ولد سردار صاحب سکنہ جیوڈنچل ضلع گجرات
سید عبداللہ صاحب ولد میر محی الدین صاحب سکنہ اٹیکلان ضلع امرتسر
سید بدرالدین صاحب ساکن کریام ضلع جالندھر
میاں عبدالسبحان صاحب ولد سادن ساکن سیکوان ضلع گورداسپور
میاں حشمت علی صاحب ساکن بھیر ڈیچی ضلع گورداسپور
میاں رحیم بخش صاحب ولد محمد وارث صاحب ساکن کلاس علاقہ تحصیل پسرور
میاں غلام حیدر صاحب ولد " " " "
میاں عبداللہ ولد میاں حاجی صاحب۔ ساکن للے دی پنڈی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
میاں شاہ محمد صاحب ولد میاں محمد یار صاحب سکنہ پیھاد تھانہ ڈنگہ۔ ضلع گجرات
میاں برکت اللہ صاحب ولد میاں محمد حسین صاحب سکنہ کوٹلی پٹہ ڈاک خانہ کوٹلی لوہاران۔ ضلع سیالکوٹ
نتھے خان صاحب ولد امیر بخش صاحب ماسود
بہاؤالدین صاحب۔ چھوڑ۔ ضلع سیالکوٹ
محمد عبدالحفیظ صاحب۔ از کرنال
شاہدین صاحب موضع داتہ ڈاک خانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ
امام الدین صاحب۔ دہیر کے کلان ضلع گوجرات
عمر بی بی " " "
زوجہ محمد بخش صاحب۔ دوالیال ضلع جہلم
برکت اللہ صاحب۔ قصبہ لسی۔ ریاست پٹیالہ
کالو خاں ولد میر خاں صاحب۔ قصبہ ماچھی واڑہ تحصیل سمرالہ
باوا دیوی چند صاحب سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر
خیرالدین ولد سراج الدین صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
محمد علی صاحب بمقام چک نمبر ۳۲ لم۔ ضلع لائل پور
نور محمد صاحب " " " "
عبداللہ صاحب " " " "
فاطمہ بی بی " " " " "

عام اخبار

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون کے کیس ۸۰۰ تھے اور فوتیوں کی کل تعداد ۵۶۲ پائی گئی۔

پنجاب میں پچھلے ہفتے طاعون سے ۴ فوتیاں۔ صوبجات متحدہ میں ۱۶۔ جموں میں طاعون نہیں۔

مشن سکول گجرات کے ہندو ٹیچر برکت رام بی۔اے نے راولپنڈی میں دین عیسوی قبول کیا۔

علی گڈھ کالج میں عربک پروفیسر کے عہدے پر مشرقی علوم کے مشہور ماہر ایک نامور فرنگی مقرر کئے گئے۔ وہ جرمنی کی گاٹنگن یونیورسٹی کے پروفیسر شوالی صاحب ہیں۔ یہ عہدہ لازم طور پر پُر کیا گیا ہے اور اس کے لئے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے تنخواہ کی مزید مدد دی جاویگی وہ یہ شرط تھی کہ کوئی مستند فرنگی عالم مقرر کیا جاوے۔ جو عربی زبان کی تعلیم سائنس کے مطابق دے سکتا ہو۔

ہزارہ کے موضع بوفہ میں آتش زدگی سے ۶۰ مکانیں راکھ ہو گئیں۔

ریلوے سٹیشن ملتان پر ایک دیسی گارڈ مع لڑکی کے احاطہ سے گذرتا تھا۔ انجن میں کچل کر مر گیا۔

کثیر بارشوں کے سبب اہل شملہ چیخ اٹھے۔ ریلوے کی سڑک سڑک ٹانگہ محفوظ ہے۔

بمبئی کے امتحان پلیڈران میں ۱۱۳ سے صرف ستائیس پاس ہوئے۔

کوئٹہ میں بدمست فرنگی کو اندھا دھند فائر کرنے کے لئے ۵۰ روپے جرمانہ ہوا اس کے ذکر کو ختم

مسٹر کرنل پی۔ وارڈ صاحب صوبجات متحدہ کے اکونٹنٹ جنرل کے عہدے پر تبدیل کئے گئے

بمبئی شہر میں ہیضہ کا زور بڑھ گیا۔ دودھ وخوراک کی آمیزش ہی اس کا باعث پایا۔

برما میں سلسلۂ تار بند

عظیم بارشوں نے سلسلہ تار برما کا برہم کر دیا ہے کوئی پیغام تار محکمہ ٹیلیگراف اپنے ذمہ پر نہیں بھیجتا۔ نہ وہ ہندوستان کے کسی اسٹیشن سے مکتوب الیہ کو پہنچانے کا ذمہ دار ہے اور نہ فرستندہ کو جواب دہی کا۔ تار مدراس۔ کلکتہ۔ اور آسام کی طرف سے جانا ناممکن ہے۔ کیونکہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں جس طرف سے پیغام پہنچ سکے ایسے موقعوں پر بے تار کے برقی پیغام کا سلسلہ نہایت مفید تصور کیا جاتا ہے۔ دیکھیں یہ سلسلہ کب تک قائم ہو کر درست ہوتا ہے۔ ممانعت صرف ڈیفارڈ

پیغام کی ہے۔

چین میں قحط

جاپان میں ابھی تک قحط نے سر اٹھانے نہیں دیا تھا کہ چین سے بھی منحوس خبریں آنے لگیں ہر روز دنگے فساد ہو رہے ہیں چاول کی بوریاں دن دہاڑے چوکیداروں کو مار مار کر لوٹے جاتے ہیں اور پولیس کی کچھ پیش نہیں چلتی۔ ابھی تک فغفور کی طرف سے کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ آئندہ فصلوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے دیہات تباہ اور برباد ہو رہے ہیں۔ شہر لُٹ رہے ہیں۔ عنقریب سرکار قحط زدگان کے واسطے انتظام کرنے والی ہے۔

حیدرآباد دکن کے ایک باثر مسلمان مُلّا عبد القیوم نے حجاز ریلوے کے لئے چندہ جمع کرنے میں سب سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی۔ یعنی سب سے زیادہ رقم فراہم کر کے روانہ کی ہے۔ اب آپ نے ایک اور مفید کام کا بیڑا اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے چندہ جمع کر کے دس لاکھ روپیہ بہم پہنچائیں اور اس رقم کے مستقل سُود سے لائق اور ہونہار مسلمان نوجوانوں کے لئے جاپان اور امریکہ میں تعلیم کی تکمیل کے لئے وظائف بہم پہنچائیں

شملہ میں بھاری بارشوں سے بہت نقصان کی خبر آئی ہے۔ ۴۲ گھنٹہ تک لگاتار برستا رہا۔ اس زور شور کی بارش سے شملہ میں بہت جگہ تودے آ پڑے ہیں کئی مکانات پُرخطر اور غیر مامون قرار دے گئے ہیں جائداد کا بہت نقصان خیال کیا جاتا ہے۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کی تاریں بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں۔ شملہ کالکا سڑک کا سلسلہ تار بند کٹ گیا ہے اس باعث کچھ خبر دوبارہ حالت سڑک ریلوے کی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ عام خیال ہے کہ اس سڑک پر بھی بہت سے ٹیلے پھسل کر آ پڑے ہیں اس باعث آمد و رفت کچھ ملتوی رکھنی پڑی ہے۔ جمعہ کے روز علی الصباح ڈاک ٹونگہ کالکا میں پہنچا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سڑک ہنوز محفوظ و مامون ہے۔

مقدونیہ کے مشکلات

سر ایڈورڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں اس امر پر زور دیا کہ مقدونیہ کے معاملات میں دول کا اتحاد ضروری ہے یہ غلط ہے کہ وہاں کوئی ترقی نہیں ہوتی۔

ایران میں فساد

نیا ایرانی وزیر اعظم پولٹیکل اور مالی اصلاحات پر غور کر رہا ہے۔

معاملات روس

۳۔ اگست کرانسٹیٹ کی باغی سپاہ میں ۴۰۰ سفری مینا اور ۲۵۰۰ ملاح تھے۔ اول الذکر نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا پھر یکایک قلعہ کانسٹیٹن ٹائن کے سوتے ہوئے توپخانہ کے سپاہیوں پر حملہ کیا اور افسروں کو گرفتار کر لیا مگر گولہ اندازی کرنے سے انکار کیا اور اس طرح باغیوں کو سخت شکست برداشت کرنی پڑی۔ حکام قلعہ کے پاس وفادار سپاہ کافی سے زیادہ تھی

فرانس و ٹرکی

فرانس نے ٹرسی پولی کی سرحد پر نخلستان جانت پر ٹرکی قبضہ کے خلاف سخت اعتراض کیا ہے۔ بابعالی نے اپنے جواب میں کہا کہ جانت ٹرسی پولی کا اصلی جزو ہے اس لئے اس پر ہمارا قبضہ جائز ہے۔
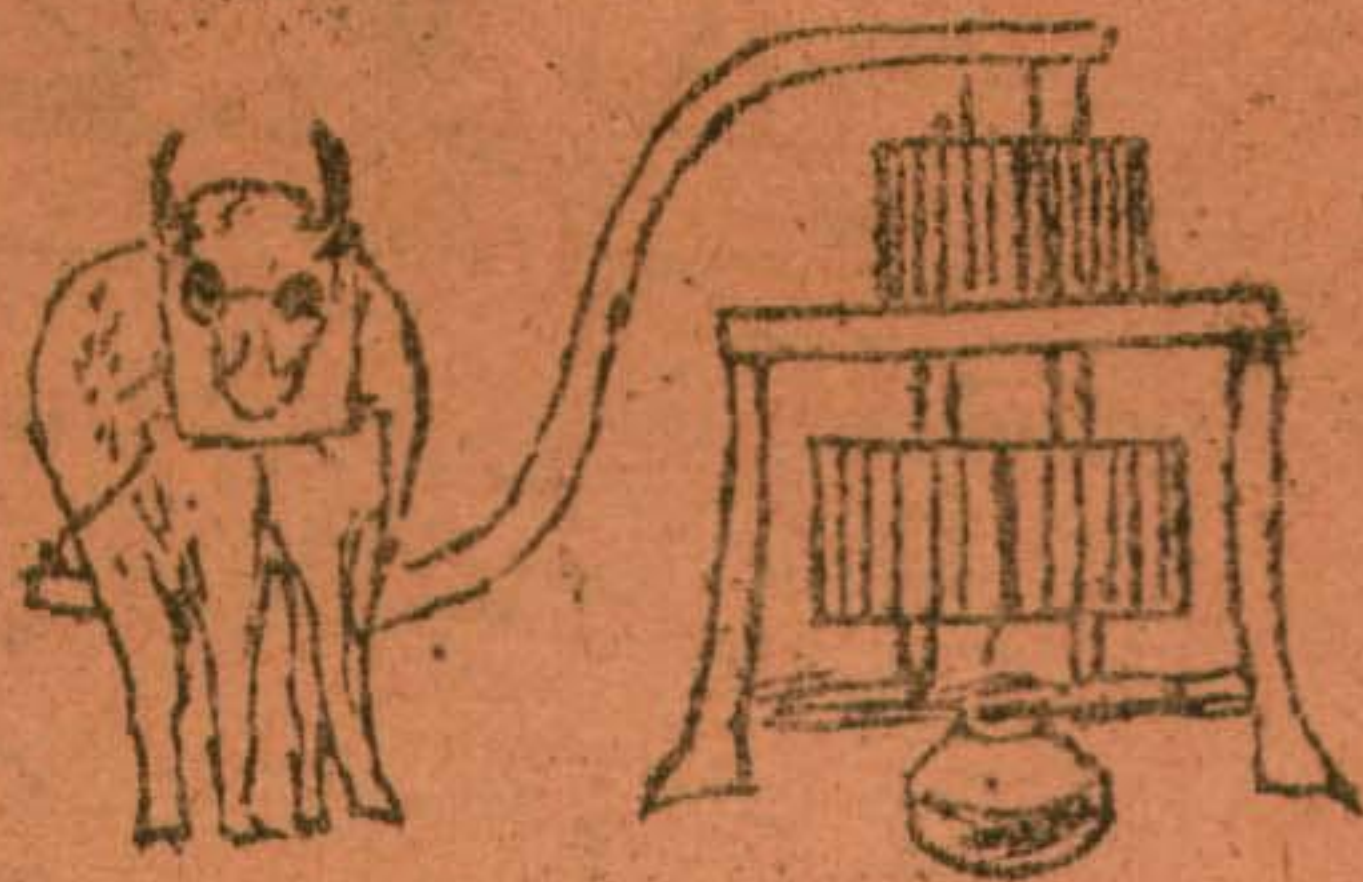
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین۔ یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ ۲ فی گھنٹہ ۲ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۲ اور دوم مبلغ ۱ مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں سراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا